© rasailojaraid.com

قسط ۳

سائنس اور اسلام

مولانا شہاب الدین ندوی

علوم طبیعی کی اہمیت۔ قرآن کی نظر میں

یعنی حکمت و دانش مندی کی بات اخذ کرنا ایک مومن و مسلم کا ازلی فریضہ ہے اور اس سلسلے میں اسے کسی قسم کے تعصب کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب یا کسی بھی قوم یا کسی بھی علم سے حاصل ہو۔ اسلام میں علم و حکمت کی فضیلت و بزرگی کی یہ اعلیٰ ترین دلیل ہے۔ کہ وہ اس چیز کو ایک مقدس امانت سمجھتا ہے۔ چاہے وہ کسی بھی علم وفن سے متعلق کیوں نہ ہو۔

ایک روایت کے مطابق قرآن مجید پڑھنے کا حق یہ ہے کہ ہر شخص اس کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرے، نہ کہ محض طوطا اور مینا کی طرح الفاظ دہراتا رہے) چنانچہ قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ

ولکن کونوا ربّانییّن بما کنتم تعلمون الکتب (آل عمران ۷۹)	لیکن تم اللہ والے بن جاؤ اس لئے کہ تم کتاب الٰہی کی تعلیم دیتے ہو۔

کی شرح میں ضحاک فرماتے ہیں۔

حقٌ علیٰ کل من قرا القرآن ان یکون فقیھًا	جو بھی شخص قرآن پڑھے تو اس کا حق یہ ہے کہ وہ فقیہہ بنے۔

یعنی قرآن کا صحیح فہم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

مگر آج کل فقہ اور دیگر علوم کی علیحدہ علیحدہ تدوین عمل میں آجانے کے بعد قرآن کی تلاوت محض تبرک کے لئے رہ گئی ہے اور اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فقہی مسائل کے مجموعے مرتب ہوجانے کی وجہ سے اب قرآن میں غور و خوض کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہ گئی۔ کیونکہ قرآن کے سارے نکات اور اس کا خلاصہ ان مجموعوں میں آگیا ہے۔

صحیح بخاری کی ایک حدیث کے مطابق قرآنی لفظ "ربانیین" کی تفسیر اس طرح کی گئی ہے۔

قال ابن عبّاسؓ کونوا ربانیین حلماء فقھاء علماء	حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ والے بننے کا مطلب یہ ہے کہ بُردبار فقیہہ اور عالم بنو[2]

بہرحال ایک پیشین گوئی کے مطابق موجودہ دور فقہاء کی قلت اور قاریوں کی کثرت کا دور ہے جس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محض قرآن کی تلاوت ہی تلاوت باقی رہ گئی ہے اور وعظ گوئی کا فن پورے عروج پر نظر آتا ہے جیسا کہ حضرت مسعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا۔

وسياتي على الناس زمانٌ قليلٌ فقهاؤه كثير قرّاؤهُ يحفظ فيه حروفُ القرآن وتضيع حدوده. كثيرٌ من يسأل قليلٌ من يعطي، يطيلون فيه الخطبة ويقصّرون الصلاة، يبدّون فيه اهواءهم قبل اعمالهم۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں فقہاء (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والوں) کی قلت اور قاریوں کی کثرت ہو جائے گی۔ اس دور میں قرآنی حروف کی تو حفاظت کی جائے گی مگر اس کے حدود و ضوابط ضائع کر دئے جائیں گے۔ (مسائل) پوچھنے والے تو بہت زیادہ ہوں گے مگر (جواب) دینے والے بہت کم۔ اس دور میں خطبے لمبے لمبے دئے جائیں گے اور نماز کو مختصر کر دیا جائے گا اور لوگ عمل کرنے سے پہلے ہی اپنی خواہشات نفسانی کا اظہار کرنے لگیں گے۔[1]

ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا۔

كيف انتم اذا لبستكُم فتنةٌ يهرمُ فيها الصغير ويتخذها الناس سنّةً. فاذا غيّرت قالوا غيّرت السنّة قالوا ومتى ذلك يا عبدالرحمان؟ قال

اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسا فتنہ چھا جائے گا جس میں بڑے بڈھے ہو جائیں گے اور چھوٹے جوان (اس طرح اس فتنے میں لوگوں کی ایک عمر گذر جائے گی) تب اگر (کوئی عالم برحق اس فتنے یا بدعت) کو بدل دے تو لوگ کہنے لگیں گے کہ (ہمارے باپ دادا کی) سنت بدل دی گئی۔ لوگوں نے

---

[1] موطا امام مالک ۱/۱۷۳، داراحیاء التراث العربی۔ مصر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اذا کثرت قرّاؤکم و قلّت فقہاؤکم. و کثرت امراؤکم و قلّت اُمناؤکم والتمست الدنیا بعمل الآخرۃ.

آپ سے پوچھا کہ یہ بات کب ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے قاری (سطحی علم رکھنے والے) زیادہ ہو جائیں اور فقہا (دین کی صحیح سمجھ رکھنے والے) کم ہو جائیں۔ اس وقت جب کہ تمہارے امراء کی کثرت ہو جائے اور امانت داروں کی قلت ہو جائے اور اس وقت جب کہ دین و آخرت کے کام سے دنیا کی جستجو کی جائے[1]

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ لا ینتزع العلم من الناس انتزاعاً ولکن یقبض العلماء فیرفع العلم معھم و یبقی فی الناس رؤساً جہالاً یفتونھم بغیر علم۔ فیضلون و یضلون

اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو دفعۃً چھین نہیں لے گا۔ بلکہ علماء کو اٹھالے گا۔ اور ان کے ساتھ علم کو بھی اٹھالے گا۔ پھر لوگوں میں جاہل لوگ سردار بن جائیں گے۔ جو بغیر علم کے لوگوں کو فتوے دیں گے۔ اور اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے[2]

مظاہر عالم میں تفکر و تدبر کرنے والے

اسلام میں تفکر (غور و فکر کرنے) کی بڑی اہمیت ہے چنانچہ قرآن مجید میں یہ لفظ جس طرح دینی و شرعی احکام و مسائل کے بارے میں مذکور ہے اسی طرح وہ اشیائے عالم یا مادی کائنات میں موجود اسباق و بصائر کا پتہ لگانے کے سلسلے میں بھی وارد ہوا ہے چنانچہ دینی و شرعی امور کے بارے میں ارشاد ہے:۔

یسئلونک عن الخمرِ والمیسرِ قل فیھما

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بہت

---

[1] سنن دارمی ۶۴/۱ مطبوعہ بیروت [2] بخاری ۳۴/۱، مسلم ۲۰۵۹/۴، ترمذی ۳۱/۵، ابن ماجہ ۲۰/۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اثمٌ کبیرٌ و منافعُ للناس و اثمهما اکبر من نفعهما ط و یسئلونک ما ذا ینفقون ط قل العفو ط کذلک یبین الله لکم الایٰت (بقرہ ۲۱۹)	بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں (مگر) ان کا گناہ نفع سے زیادہ ہے اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے کہ جو زائد ہو وہ خرچ کریں۔ اللہ اسی طرح اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

ایک دوسرے موقع پر انفاق کے بارے میں مفصل طور پر ترغیب و تحریص دلانے اور متعدد مثالوں کے ذریعہ اس کی فضیلت واضح کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔

کذلک یبین الله لکم الایٰت لعلکم تتفکرون (بقرہ ۲۶۶)	اسی طرح اللہ تمہارے لئے احکام کی تفصیل بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرسکو۔

ایک اور موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس منصب پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ آپ کو کتاب الٰہی کی شرح و تفسیر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ قرآن اور حدیث کی مطابقت کے بارے میں سوچ بچار کرسکیں۔ ارشاد فرمایا:-

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نُزّل الیهم و لعلهم یتفکرون۔ (نحل ۴۴)	(اے محمدؐ) ہم نے یہ تذکرہ (قرآن) تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو لوگوں کے لئے اس کی وضاحت کرے جو کچھ کہ ان کے پاس پہنچایا گیا ہے تاکہ وہ (ان مضامین میں اچھی طرح) سوچ بچار کریں۔

اب ملاحظہ ہو اشیائے عالم یا کائنات مادی میں موجود شدہ اسباق و بصائر کا غور و فکر کے ذریعہ پتہ لگانے کا بیان تو متعدد آیات میں اس کی اہمیت ظاہر کی گئی ہے۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں اس سلسلے کی بعض آیات پیش کی جاچکی ہیں۔ مگر اس موقع پر چند مزید آیات پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ اس کی اہمیت پوری طرح واضح ہوجائے۔ چنانچہ ایک موقع پر زمین کے پھیلاؤ اور اس میں موجود پہاڑوں اور دریاؤں کے نظام میں غور و فکر نیز دنیائے نباتات میں ودیعت کردہ حیرت انگیز ازدواجی نظام میں تدبر کرکے نشہائے ربوبیت کا کھوج لگانے پر اس طرح ابھارا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و هوالذی مد الارض و جعل فیها رواسی و انهاراً و من کل الثمرات جعل فیها زوجین اثنین یغشی الیل النهار ان فی ذلک لآیٰت لقوم یتفکرون ○

(رعد ۳)

وہی تو (تمہارا رب) ہے جس نے زمین کو (اس کی پوری گولائی میں) پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنا دیئے (تاکہ پوری زمین میں آب پاشی کا نظام جاری ہو سکے پھر اس نے تمہاری مزید عبرت کے لئے) تمام پھلوں میں ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ بنایا۔ وہ رات (کی چادر) کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے۔ یقیناً ان امور میں سوچنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں۔

ربوبیت کا ایک حیرت انگیز مظاہرہ

اس آیت کریمہ میں "زوجین اثنین" کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ عربی زبان میں لفظ "زوج" میاں یا نر کو بھی کہا جاتا ہے اور بیوی یا مادہ کو بھی۔ اور جب لفظ زوجین بولا جاتا ہے تو اس سے مراد میاں بیوی یا نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اس طرح زوجین کا مطلب ہوا "ایک جوڑا" اور لفظ اثنین اس کی مزید وضاحت کے لئے بطور صفت لایا گیا ہے مگر بعض مترجمین نے اس کا ترجمہ "دو جوڑے" یا "دو قسم" کے کر دیا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ واضح رہے جس طرح حیوانات میں نر و مادہ پائے جاتے ہیں بالکل اسی طرح پیڑ پودوں میں بھی نر و مادہ پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ جدید سائنسی تحقیقات سے یہ بات پوری طرح ثابت ہو چکی ہے چنانچہ علم نباتات (BOTANY) میں ایک باب پیڑ پودوں کی بار آوری سے متعلق ہے جس کو عمل زیرگی (POLLINAT-ION) کہا جاتا ہے۔ اور یہ حیران کن پھولوں میں ہوتا ہے۔ یعنی نر پھول الگ ہوتے ہیں اور مادہ پھول الگ۔ نر پھولوں میں ننھے ننھے دانے ہوتے ہیں جن کو "زردانے" کہتے ہیں۔ اور یہ زردانے تتلیوں۔ بھنوروں اور شہد کی مکھیوں وغیرہ کے ذریعے نر پھولوں سے منتقل ہو کر مادہ پھولوں تک پہنچتے ہیں جس کے بعد وہ بار آور ہو کر پھلوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پتنگے اور تتلیاں وغیرہ جب پھولوں کا رس چوسنے کی خاطر اس کے پاس جاتے ہیں تو یہ زردانے ان کے پیروں سے چپک کر دوسرے پھولوں تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح انجانے پن میں وہ نظام فطرت کا ایک بہت بڑا عمل انجام دیتے ہیں اور اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لحاظ سے فطرت (نیچر) کا کوئی بھی جزء اور اس کا کوئی بھی حصہ بے کار اور بلا وجہ نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک میں ایک حکیمانہ منصوبہ بندی نظر آتی ہے۔ پیڑ پودوں کے اس عجیب و غریب نظام میں موجود بعض اسباق و بصائر کی تدوین میں راقم سطور نے اب سے بیس سال پہلے اس موضوع پر کام کرنا شروع کیا تھا جو اب تک ادھورا پڑا ہوا ہے اور اب تک اس کی تکمیل کی نوبت نہیں آئی۔

آج سے چودہ سو سال پہلے، جب کہ دنیا نباتات اور ان کے جوڑے جوڑے ہونے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کا انکشاف کر کے یہ ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ اس معجزانہ کتاب کو نازل کرنے والا وہی ہے جس نے اس کائنات کی تخلیق کی ہے۔ کیونکہ اس ازلی و ابدی حقیقت کا انکشاف کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف قرآن حکیم ایک سچی اور صداقت سے بھرپور کتاب ہے بلکہ اس کے لانے والے پیغمبر آخر زماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا کے سچے نبی اور رسول برحق ہیں۔

بہر حال اس آیت کریمہ میں ربوبیت اور مخلوق پروری کے بعض عجائب کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کائنات اور اس کے حیرت انگیز نظامات کسی اندھے بہرے عمل کا نتیجہ نہیں حکمت و دانائی سے بھرپور ایک منصوبہ بند نظام کا پتہ دیتے ہیں اور اس کا مظاہرہ صحیفۂ فطرت کے ہر ہر جزو، اس کے ہر ہر نقش و نگار اور اس کے ایک ایک گل بوٹے میں بدرجۂ اتم دکھائی دیتا ہے گویا کہ صانع عالم نے اپنے دست قدرت سے اپنے وجود کا اتہ پتہ فطرت کے ہر ہر صفحے پر نہایت درجہ روشن اور جلی قلم کے ساتھ تحریر کر دیا ہے۔ جسے پڑھنے کی ضرورت ہے

صحیفۂ فطرت کے چند مزید پہلو

یوں تو پورا صحیفۂ فطرت وجود باری کے نشانات و دلائل (آیات اللہ) سے پٹا پڑا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہر ہر مظہر فطرت کا تفصیلی مطالعہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ مگر اس موقع پر ان تمام آیات کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس سلسلے کی صرف چند آیات کو جو خاص کر "تفکر" سے متعلق ہیں پیش کی جاتی ہیں۔

حسب ذیل آیات میں شہد کی مکھیوں کے حیرت انگیز عمل، ان کے تعمیری نظم و ضبط اور ان کے ذریعہ خارج ہونیوالے عجیب و غریب مشروب (شہد) کے طبی فوائد کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ جو ربوبیت کا ایک تخلیقی معجزہ اور بصیرتوں سے بھرپور ایک شاہکار قدرت ہے۔ ایک ایسا معجزہ جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک اندھے بہرے مادہ کے اندھے بہرے عمل کے تحت کسی بھی طرح ممکن نہیں سکتا۔

و اوحیٰ ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتًا و من الشجر و مما یعرشون۔ ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا ط یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ط ان فی ذٰلک لاٰیة لقوم یتفکرون (النحل ۶۸ - ۶۹)

اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ تو پہاڑوں، درختوں اور لوگوں کی تیار کی ہوئی عمارتوں میں اپنے گھر بنالے۔ پھر ہر قسم کے پھولوں اور پھلوں کے رس چوستی رہ۔ پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر (ادھر اُدھر بھٹکے بغیر) چلتی رہ۔ اس کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لئے ایک (بہت بڑی) نشانی موجود ہے۔

حیاتیاتی (BIOLOGICAL) نقطۂ نظر سے تمام نباتات وحیوانات جوڑے جوڑے بنا کر پیدا کئے گئے ہیں۔ جن میں یوں تو عبرت وبصیرت کے بہت سے اسباق موجود ہیں۔ مگر نوعِ انسانی کے جوڑوں میں یعنی مردوں اور عورتوں کے درمیان اُنس ومحبت کے جو جذبات رکھ دئے گئے ہیں وہ وجودِ باری کے واضح ترین نشانات میں سے ہیں۔

و من اٰیته ان خلق لکم من انفسکم ازواجًا لتسکنوا الیها و جعل بینکم مودة و رحمة ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون۔ (روم ۲۱)

اور اس کے (وجود کی) نشانیوں میں سے ہے یہ بات کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرسکو۔ اور اس نے تمہارے درمیان باہمی محبت اور (ایک دوسرے کے لئے) رحمدلی (کے جذبات) پیدا کئے اس (خدائی مظہر) میں غور کرنے والوں کے (بہت سی) نشانیاں رکھ دی گئی ہیں۔ (روم ۲۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسانی نیند اور خواب موت کی حالت سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جن میں غور و خوض کرنے والوں کے لئے حیرت ناک طور پر "حیات ثانی" کا ثبوت بھی مل سکتا ہے۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت و یرسل الاخری الی اجل مسمی ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون (زمر ۴۲)	اللہ ہی جانوں (لوگوں کی روحوں) کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان جانوں کو بھی جن کی موت نیند کی حالت میں نہ آئی ہو۔ پھر ان جانوں کو روک لیتا ہے جن پر وہ موت کا حکم صادر کر چکا ہے اور باقی جانوں کو (جو نیند کی حالت میں ہوتی ہیں) ایک مقررہ مدت کے لئے (پھر واپس) بھیج دیتا ہے۔ اس (عجیب و غریب مظہر ربوبیت) میں غور کرنے والوں کے لئے واضح نشانیاں رکھ دی گئی ہیں۔

اس آیت میں یہ حقیقت بیان کی جا رہی ہے کہ جو لوگ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں وہ بھی عارضی طور پر گویا "مرے ہوئے" لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی روحیں بھی عارضی طور پر ان کے جسموں سے باہر نکالی جا چکی ہوتی ہیں۔ اب جن لوگوں کو "مارنا" مقصود ہوتا ہے ان کی روحیں تو ہمیشہ کے لئے (تا قیامت) اللہ اپنے پاس روک لیتا ہے۔ مگر جن کو مارنا مقصود نہیں ہوتا ان کی روحیں نیند کے بعد واپس کر دی جاتی ہیں۔ اس طرح مرے ہوئے لوگوں اور سوئے ہوئے لوگوں، دونوں کی روحیں اپنے مالک حقیقی کے پاس لوٹتی رہتی ہیں۔ اس میں عبرت یہ ہے چونکہ انسانی نیند بالکل موت کے مشابہ ہوتی ہے یعنی ایک سوتا ہوا شخص گویا کہ مرے ہوئے شخص ہی کی طرح ہوتا ہے۔ جس کے ہوش و حواس پوری طرح زائل ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس میں اور ایک مُردے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ مگر جب وہ دوبارہ بیدار ہوتا ہے، تو گویا اسے ایک نئی زندگی مل چکی ہوتی ہے۔ گویا کہ وہ "مرنے" کے بعد پھر دوبارہ "زندہ" ہو گیا ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ انسان جب سوتا ہے تو واضح طور پر نظر آتا ہے۔ کہ کوئی ایسی چیز انسان کے بدن کے اندر موجود تھی جو سونے کے بعد وہاں سے نکل چکی ہے۔ اور وہ بجلی کے رَو (کرنٹ) کی طرح ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو ایک "مُردہ" بلب یا قمقمے میں جب داخل ہوتا ہے تو اسے روشن کر دیتا ہے اور جب وہ نکل جاتا ہے تو بلب بے نور ہو جاتا ہے ۔یہی چیز " روحِ انسانی " ہے ۔جو خدائی حکم کے تابع ہے ۔ خدا اسے جب چاہے جسموں سے نکال سکتا ہے ۔ اور جب چاہے واپس بھیج سکتا ہے ۔

بہر حال انسان کی نیند اور اس کی بیداری کی حالت " دوبارہ زندگی " کا ایک واضح ثبوت ہے گویا کہ انسان کو ہر دن اور ہر روز قیامت کے وقوع اور اس کے امکان کا ایک واضح ثبوت خود اس کو اپنی نجی زندگی میں مہیا کیا جا رہا ہے ۔ لہٰذا وہ خدائے برتر جو ہر روز ہر انسان کو مار مار کر دوبارہ جلا رہا ہو کیا وہ آخرت کے موقعہ پہ ایک اور بار جلانے سے عاجز رہ جائے گا؟ جو ہزاروں مرتبہ نئی زندگی عطا کر رہا ہو اُسے ایک اور زندگی عطا کرنے میں کیا چیز مانع ہو سکتی ہے؟ اس طرح اس مادی کائنات میں انسان کی عبرت و بصیرت کے لئے قدم قدم پر عقلی اور سائنٹیفک دلائل رکھ دئے گئے ہیں جو اسے سوچنے اور اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں ۔

اسی طرح انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام اشیائے عالم کو برتنے اور ان میں ودیعت شدہ ظاہری و باطنی فوائد سے استفادہ کرنے کی قدرت و طاقت عطا کی ہے ۔جو اس کی ربوبیت یا مخلوق پروری کی واضح دلیل ہے لہٰذا انسان کا بجائے ایسے مشفق و مہربان رب کا معترف اور احسان شناس ہونے کے اُلٹے اس کے وجود ہی سے انکار کرنا انسان کی احسان ناشناسی کا ثبوت ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں اپنے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے نوع انسانی کو کس طرح دعوتِ فکر دیتا ہے ۔

اللّٰہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون۔ وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعًا منہ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰتٍ لقومٍ یتفکرون ۞ (جاثیہ ۱۲-۱۳)

اللہ ہی (تمہارا رب) ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے رام کر دیا تاکہ اس میں جہاز اس کے حکم سے چلتے رہیں اور تم اس کا فضل (سمندری فوائد) تلاش کر سکو اور اس کے شکر گذار بن سکو اور اس نے زمین اور اجرام سماوی کی تمام چیزوں کو اپنی طرف سے (بطور تحفہ) تمہارے قابو میں دیدیا ہے اس باب میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً دلائل (ربوبیت) موجود ہیں ۔

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جہاں آرام کا نام آیا - آپ نے یونی فوم کو پایا

Stockist:
Yusaf Sons
Babu Bazar, Rawalpindi Saddar Phone: 66754-66933-60833

UNITED FOAM INDUSTRIES LTD

LAHORE - PAKISTAN
Tel: 431341, 431551

© rasailojaraid.com